

ہر اتھریزی ماہ لی یم مارچ کو تاج ہوتا ہے۔

محکم دکنیہ حزب انصار بھیر و افارہ عالیہ محمدیہ کاترجمان

ط ۲۶۵

ماہنامہ

شمس الاسلام

نہایت سادہ
مفہومیں
عوام کو
پہنچانے
کا
ہدف

جلد ۱۴ بھیرہ و پنجاب، ماہ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ مطابق اپریل ۱۹۴۵ء نمبر ۴

ساختہ ارتحال

حضرت مولانا ظہور احمد بگوی امیر حزب الانصار
کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

حضرت مولانا ظہور احمد صاحب بگوی مورخہ کیارہ بیچ الاخر
۱۳۶۲ھ مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۴۵ء بروز دوشنبہ اس دار فانی

سے حلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط

رہا تمام غلام حسین خیر اندیش پرنسپل پشور منوہر پریس سرگودھا سے چھپکر یہ پنجاب شائع ہوا

قارئین شمس الاسلام کی خدمتیں گزارش

محترم قارئین! ماہ اپریل کا رسالہ مرتب ہو چکا ہے۔ خیال تھا کہ اپریل کا رسالہ باقاعدہ آپ حضرات کے سامنے پیش ہو جائیگا۔ اچانک محترم جناب مولانا ظہور احمد صاحب گجڑی کا سانحہ ہوشیارپش آگیا جس سے ہم میں قدر بھی متاثر ہوں۔ بجا ہوگا۔ اس پریشان حالی اور درد و کرب کی حالت میں اپریل کا رسالہ باقاعدہ صورت میں پیش کرنے سے معذور ہیں۔ کئی روزہ اشاعت میں اپریل کی کمی ٹوپی کر دیا جائیگی۔ اس وقت مولانا مرحوم کے سانحہ اور تحال کی اطلاع کی خاطر یہ پسند اور اق شائع کئے جا رہے ہیں۔

حضرت محترم کے جاری کردہ نظام اور حزب الانصار کے مختلف اداروں کے قیام اور جاری رکھنے کے لئے خاندان گجڑی نے اس خدمت کے لئے عاجز کو منتخب کیا ہے جس کو مغزین و عامۃ المسلمین نے پسند کیا ہے۔ اگرچہ محترم حضرت مرحوم کی جانبین کی قطعاً استعداد نہیں۔ مگر خود حضرت مرحوم کی بھی یہی خواہش تھی۔ اور حضرت مولوی محمد یحییٰ صاحب گجڑی مدظلہ العالی نے بھی عاجز کو یہی نامزد فرمایا۔ اور خاندان گجڑی کے حلقہ اراکین نے اتفاق رائے اسکی تائید کی۔ تو ان حالات میں احقر کے لئے کوئی راہ مفر نہ رہی اور سب کی سب کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ اب قارئین کرام دعا فرمائیے کہ یہ تائید اور نصرت الہی شامل حال رہے۔ خلوص اور اللہیت نصیب ہو۔ اللہ تعالیٰ صحیح معنوں میں خادم دین بننے کی توفیق عطا فرمائے اور جو خدمت عاجز کے سپرد ہوئی ہے۔ اسکی سر انجام دہی کے لئے اعانت الہی شامل رہے۔ اللہ کریم سلف صالحین کے نقص قدم پر چلائے۔ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ کا صحیح مصداق بنائے۔ انشاء اللہ العزیز۔ عاجز کی حقیر سعی و کوشش سے جستجو رہی ممکن ہوا۔ رسالہ شمس الاسلام سب دستور باقاعدگی کیا تھا جاری رہیگا۔ گمراہ اور باطل قوتوں کی ترویج حسب سابق ہوتی رہیگی۔ امید ہے کہ آپ حضرات بیش از پیش رسالہ کی سرپرستی فرماتے رہیں گے۔ اور اسکی ترویج و اشاعت میں ممکن سعی سے دریغ نہ کریں گے۔ عَلَیْہِ تَوَكَّلْتُ وَالِیْہِ اَنْیَبُ

عاجز افتخار احمد گجڑی غفرلہ

اس جگہ سرخ نشان کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے۔ براہ کرم پہلی سرخ نشان { فرصت میں چندہ روانہ کر کے شکور فرماویں۔ (مینجر)

سائحہ ارحال حضرت مولانا طہوار محمد رضا بگوی میر خرب اللفا

کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَإِنْ وَيَقْبِي وَجْهَهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ط

حضرت مولانا طہوار محمد صاحب بگوی نور محمد ۱۱ ربیع الآخر ۱۳۶۴ھ مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۴۵ء بروز شنبہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَيْہِ رَاجِعُونَ۔

رفیق سفر رہے۔ اُن کا بیان ہے کہ یہ تقریر اس قدر پرجوش اور ہر لحاظ سے جامع مانع تھی کہ ہم نے اس سے پہلے اُن کی کوئی ایسی تقریر نہیں سنی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو ایسے پیرایہ میں بیان فرمایا کہ لوگ عیش و عشرت کے اٹھے شیعہ مذہب کی حقیقت بھی خوب کھول دی اور کھوس دلائل اور تاریخی حوالوں اور علمی بحثوں کیساتھ مذہب شیعہ پر تنقید کی۔ تقریر فرمائی کہ بعد فوراً ہی وہاں سے روانہ ہو گئے۔ تقریباً دو بجے وہاں سے چنیوٹ پہنچے۔ ساڑھے پانچ بجے قریب وقت تھا کہ فرمایا۔ میری طبیعت خواب ہو گئی ہے۔ دل پر کچھ اثر ہو رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد قے کی اور اس کے بعد سخت تیز بخار شروع ہوا۔ تمام رات نہایت بے چینی اور اضطراب سے گزر گئی۔ کھانسی، کھانسی، کھانسی بار بار پڑھتے رہے۔ پھر اس کی تفسیر شروع کی اور بری دیر تک صوفیانہ طرز پر اس کی تفسیر و تشریح فرماتے رہے۔ غرض تمام رات نہایت شدت کی تکلیف اور انتہائی اضطراب رہا صبح کو کھانسی ہو گئی۔ رفقہ مجھے کہ شاید رات کی بے چینی کے بعد آرام فرما رہے ہیں۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ

حضرت مولانا مرحوم کا سفر تبلیغ اور واقعہ انتقال

۱۵ مارچ کی شام کو آپ جامع مسجد بھیر سے سفر پر روانہ ہو گئے۔ پروگرام تھا کہ ۱۹ اپریل تک پنجاب کے مختلف مقامات کے جلسوں میں شرکت فرما کر مسلمانوں کو پیغام حق سنائیں گے۔ ۱۹ مارچ کو مرکز تنظیم اہل سنت مالچیا عن کے جلسہ میں شراب ہوئے۔ ۱۸ مارچ کو ضلع راولپنڈی کے جلسہ میں مسلمانوں کو مستفید فرمایا۔ ۱۹ مارچ کو ضلع کوٹ نجیب اللہ ضلع ہزارہ میں تشریف فرما تھے ۲۱ کو وہاں سے واپس ہو کر ۲۲ کو سرگودھا پہنچے۔ ۲۳ کو چنیوٹ تشریف لے گئے۔ اور پکی مسجد میں بعد از نماز جمعہ ایک نہایت دلدادہ انگیز تقریر کر کے لوگوں کو اپنے فیوض سے سیراب فرمایا۔ ۲۴ کو محمد علی ضلع جھنگ تشریف لے گئے۔ وہاں پر مولانا محمد ذاکر صاحب علوم عربیہ کا ایک مدرسہ مدرسہ محمدیہ کے نام سے قائم کیا ہے۔ اس کا سالانہ جلسہ ہوا کرتا ہے۔ آپ اس جلسہ میں شامل ہو نیکے لئے وہاں تشریف لیگئے تھے۔ ۲۵ کو آپ نے وہاں تقریر فرمائی۔ اس تمام سفر میں مولوی دوسرے محمد صاحب پریوی اور مولوی محمد بخش صاحب دیروی مبلغین خرب اللفا

ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ

چارپائی پر اس طرح ٹپا ہوا لاری سے اُتاراجا گیا۔ اس نے
یہ خیمہ ہر ایک غریب و مسکون پر جب ہی بن کر گری اور ہر جا
طرف سے زار و قطار روتے ہوئے لوگ دیوانہ وار لوٹ
پہنچے۔ مشتاقانِ زیارت پرانوں کی طرح آکر چارپائی
پر گرتے جس طرف نظر اٹھائی جائے۔ بچے بوڑھے جوان
عورتیں مرد زار و زار روتے اور چہیتے تھے۔ اک قیامت
کاسماں تھا۔ جہاں بھی دیکھو حزن و ملال۔ گھبراہٹ
بے چینی اور آنسوؤں کی ٹریاں نظر آرہی تھیں۔ تمام رات
حضرت مرحوم کے برادر بزرگ حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب
مگبوی مدظلہ العالی اور ان کے برادر زادہ صاحبزادہ عبدالغفور
صاحب مگبوی بحسب طلبائے دارالعلوم غریزیہ حجازہ کے
پاس رہے۔ اور ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی کرتے
رہے۔

تجہیز و تکفین تدفین ۱۲ ربیع الآخر بروز شنبہ :-

صبح سویرے ہی سے تمام شہر بکیرہ اور ارد گردیہا
کے لوگ جوق در جوق زیارت کیلئے آنے شروع ہو گئے۔ یہ
یقین تھا کہ تمام علاقہ میں جس جس شخص کو حضرت مولانا
کے دھال کی اطلاع پہنچ گئی۔ وہ ضرور تمام کاروبار کو چھوڑ
کر نماز جنازہ میں شرکت کیلئے دوڑتا ہوا آئیگا۔ اس لئے
عام مسلمانوں کی شدید خواہش تھی کہ نماز جنازہ میں جلدی
نہ کی جائے۔ ان کے بار بار کے تقاضوں سے مجبور ہو کر
فیصلہ کرنا پڑا کہ ڈھائی بجے جنازہ کی نماز پڑھی جائے۔
غسل رات کو دیا تھا تجہیز و تکفین سے فراغت
ہو چکی تھی۔ صبح سے لیکر وقت نماز جنازہ تک یہ مجاہدین
پھولوں سے لدی ہوئی عطر سے بسی ہوئی چارپائی پر
دارالطلبہ کے کسٹ کمرہ میں لٹا ہوا پیش نشاں

بیہوشی کی حالت ہے۔ سر چنپ آپ کو بلایا جاتا مگر کچھ
جواب نہیں دیکھتے تھے۔ اسکے بعد ہسپتال پہنچائے گئے
تمام ڈاکٹر اکٹھے ہو گئے۔ علاج معالجہ کی بہت کوشش
کی گئی۔ ان کی تشخیص یہ تھی کہ یہ گردن توڑ نہ جاسکے۔
انجکشن کئے گئے۔ اور انتہائی ہمدردی کیا تھ انہوں نے
اپنی پوری سعی و جدوجہد کی مگر مرض بڑھتا گیا جو
جوں و دو کی۔ کوئی تدبیر کارگر نہ ہو سکی اور کسی طرح
افاتہ نہ ہوا۔ آخر کار ڈاکروں نے حالت خطرناک بنا کر مشورہ
دیا۔ کہ اب ان کو بکیرہ پہنچا دو۔ میاں دوست محمد صاحب
چنیوٹ میں آپ کے میزبان تھے۔ انہوں نے تیمارداری سے
اور علاج میں نہایت اخلاص اور سرگرمی کے ساتھ ڈوڑ
دھوپ کی۔ مگر کچھ نہ ہو سکا۔ وہ بھی ساتھ ہو لئے اور وہاں
سے آپ کو سپیشل لاری کے ذریعہ سرگودھا روانہ کیا گیا۔ ہر
دو میلین اور کچھ چنیوٹ کے لوگ ساتھ تھے۔ لاری جب
سرگودھا سے دو تین میل کے فاصلہ پر قریب پہنچ گئی۔ تو اس
وقت سارے پانچ بجے عصر کا وقت تھا۔ وہاں لاری کے
اندر ہی اس مجاہد اعظم حائمی دین مبین اور حق و صدا
کے پاسبان کی روح اس آفتابِ عصری سے عالم بالا کو پڑا
کر گئی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

سرگودھا میں حضرت مولانا مرحوم کے برادر زادہ صاحبزادہ
عبدالغفور صاحب مگبوی کو اطلاع دی گئی تو وہ حضرت
مرحوم کے جنازہ کو دوسری لاری میں رکھ کر ۹ بجے شام
بکیرہ میں لے آئے۔ حضرت صاحبزادہ خواجہ محمد فخر الدین
صاحب سیالوی کو بھی سرگودھا میں اطلاع ہو گئی۔ تو اسی
لاری میں جنازہ کیا تھ بکیرہ تشریف لے آئے

ایسا ہوش ربا حادثہ بالکل اچانک پیش آیا کہ کسی
کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ہمارا محبوب راہنما

چہرہ اور خنداں لبوں سے زبان حال سننے والوں کو سارٹا تھا کہ

ہرگز نمیر و آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جزیرہ عالم دوام

سوا دو نیچے ظہر کی نماز پڑھی گئی۔ لوگوں نے روروک

مطالبہ کیا کہ ابھی نکلوال سے گاڑی آئی والی ہے۔ اس سے

بیت سے لوگوں کی آمد یقینی ہے۔ چند منٹ جنازہ کی

نماز اگر آدھ مؤخر ہو جائے۔ تو ان حضرات کو نماز جنازہ

محرومی کا انشوس نہ رہے گا۔

مولانا مرحوم کا براور زادہ مولانا حاجی افتخار احمد

صاحب خاندان گویہ کا ایک فاضل رکن اسی سال شوال کے

مہینہ ہی سے دار برہن صلیح شیخ پورہ کے مدرسے کا مہتمم

و مدرس بنا کر بھیجا گیا تھا۔ مدرسہ مولانا مرحوم کی سرپرستی میں

چل رہا تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ اس کو صرف اس عرض کے

لئے بھیج رہا ہوں۔ تاکہ نظام اور تعلیمی امور میں خود مختار

کام کر سکے۔ اور کام چلانے کی مشق حاصل کرے۔ تاکہ پھر

اس مرکز کا کام سنبھال سکے۔ مولانا افتخار احمد صاحب ہاں

اپنے کام میں مشغول تھے کہ حنیوٹ سے ان کے نام مولانا

مرحوم کی سخت بیماری کا تار گیا۔ بعد میں پھر سے وفات کا

تار بھی گیا۔ لیکن وہ بیماری کا تار پہنچتے ہی دہاں سے

چل پڑے۔ تو یہ انتظام بھی تھا۔ کہ گاڑی کے وقت تک بھیجا

جائے۔ شاید وہ تشریف لے آئیں۔

چونکہ مجمع بہت کثیر تھا۔ اسلئے خواہش ہوئی کہ نماز

جنازہ کے پڑھنے کے وقت تک کچھ تقریر ہوئی چاہیے۔ اس

پر ایک صاحب نے کھڑے ہو کر خاندان گویہ کے خدمات

اور شاندار کارناموں اور خاص کر مولانا مرحوم کے کمالات

اور اخلاص و تقویت کا تذکرہ کیا۔ ہر مرتبہ پر حاضرین

دھاریں مار مار کر روتے تھے۔ رومال و آئینے تر بتر ہو گئے

اور مجمع پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے توری یہ دلتی ہے

بڑی شکل سے ہوتا ہے چین میں دیو وریدا

اسی تقریر کے دوران

جانشین کا انتخاب :- میں مولانا حاجی افتخار احمد

صاحب بگوی اور مولانا محمد حنیف صاحب کوٹ مومن و

مولانا مرحوم کے خاص دوست ہیں۔ براستہ مصلحت

پر پہنچ گئے۔ اس تقریر کے بعد مولانا حبیب الرحمن خطیب

جامع مسجد مصلوٹا نے ممبر پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ کہ مولانا

مرحوم نے جس ادارہ کو اپنی زندگی وقف کر کے جاری کیا تھا

جامع مسجد کی تعمیر و مرمت۔ دارالعلوم عربیہ اسلامیہ

دارالیتامی و غیر کے بقا اور انتظام کی خاطر ضروری ہے

کہ حضرت مولانا مرحوم کے صحیح جانشین کی تجویز اس وقت

کردی جاوے۔ اس پر حاضرین سے چند معززین کھڑے ہو

گئے۔ اور کہا کہ انشاء اللہ عزیز یہ کام جاری رہے گا۔ مولانا

مرحوم خود اپنی زندگی میں بار بار فرمایا کرتے تھے کہ میرے

بعد عزیز افتخار احمد کام کر سکے گا۔ اس لئے ہم چاہتے

ہیں کہ اس موقع پر حاجی افتخار احمد صاحب کی جانشینی

کا اعلان کر دیا جائے۔ جلسہ حاضرین نے اس رائے کو

پسند کیا۔

تقریر مولانا حاجی افتخار احمد صاحب

حضرت قبلہ مولوی محمد یحییٰ صاحب بگوی مدظلہ العالی

کے حکم سے مولانا حاجی افتخار احمد صاحب ممبر پر کھڑے

ہوئے۔ اور بعد خطبہ مسنونہ فرمایا کہ آج حضرت غم خیز

مسلمانوں کا محبوب و ہمدرد و مددگار و مددگار کیلئے اپنی زندگی

وقف کر نبوالا مرد و بسن ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا
 ہمارے لئے یہ سخت مصیبت کی گھڑی ہے حضرت عم مرحوم
 نے اللہ کی راہ میں سب کچھ قربان کر دیا۔ ادا اپنی ذات
 اعزہ و اقربا کیلئے کوئی چیز نہیں بنائی اور نہ ہی ان کے
 کوئی ایسی جائیداد یا وراثت چھوڑی۔ انکا مقصد زندگی
 اعلائے کلمہ اللہ رہا۔ دین مستین کی خدمت کی۔ اہل اسلام
 کو خواب غفلت سے بیدار کرنے سے ہے اور اپنی قابلیت
 کو ہمہ تن اسلام کی خدمت میں صرف کر دیا اور فرمایا کہ مجھے
 اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات پر بھروسہ ہے۔ کہ جس طرح
 ظاہری اسباب کے فقدان کے باوجود محض اللہ کے بھروسے
 اور اخلاص و صداقت کی بنا پر حضرت عم محترم کے زمانہ میں
 یہی نظام چلتا رہا۔ اب بھی انشاء اللہ تعالیٰ بتائید ایزدی
 جاری رہے گا۔ جبکہ احقر کے عم بزرگ حضرت قبلہ مولانا
 مولوی محمد یحییٰ صاحب بگڑی مدظلہ العالی کی سرپرستی
 موجود ہے۔ اور جملہ برادران کی اعانت اور رفاقت
 شامل ہے۔ اگر اللہ کریم کا فضل و کرم۔ بزرگانِ کرام کے
 فیوض و برکات اور مخلصین کی و غائب شامل حال میں
 تو انشاء اللہ العزیز اس نظام میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا
 جس طرح حضرت عم محترم نے اپنی زندگی خدمت
 دین کے لئے وقف کر دی تھی۔ اسی طرح یہ احقر بھی
 اپنی حقیر زندگی خدمت دین اور محمد مصطفیٰ محمد مجتبیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر وقف کرتا ہے۔ آپ سب
 حضرات دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ عاجز کو توفیق عطا فرمائے
 تاکہ اس خدمت کو کما حقہ سدا انجام دے سکے۔
 اللہ تبارک و تعالیٰ اخلاص و لہیت عطا فرمائے۔
 آپ کی یہ تقریر بری رقت انگیز اور مؤثر تھی

ہو کر اس حادثہ جانکاہ سے اپنے تاثرات کا اظہار
 فرمایا۔ اور اس جانشینی کی تجویز کی تحت میں فرمائی۔ اور
 فرمایا۔ کہ میرا یقین ہے۔ کہ یہ جانشینی مرحمت سے
 مناسب اور موزوں ہے۔ امید ہے آپ سب لوگ جس
 عقیدت اور اخلاص کیا تھے حضرت مولانا ظہور احمد
 بگڑی کے دست و بازو بن کر دینی خدمت میں حصہ لیتے
 رہے ہیں۔ اسی طرح ان کے جانشین کے ساتھ سلوک
 کریں گے۔ اس پر حاضرین نے متفقہ طور پر خوشنودی کا
 اظہار کیا۔

پانچویں بعد نماز ظہر حضرت صاحبزادہ خواجہ
 محمد فخر الدین صاحب مدظلہ العالی سیالوی نے نماز جنازہ
 پڑھائی جس کے بعد آخری زیارت کیلئے لوگ ٹوٹ پڑے
 اور حضرت ویاس کی نگاہوں سے دیکھ دیکھ کر آنسو
 بہا بہا کر لوگ بمشکل جنازہ کے پاس سے باطل و خائن
 جدا ہوئے اور دین حنیف کا حقیقی خاوم اور باطل
 کے مقابلہ میں سینہ سپر ہونے والا جاننا سپاہی دنیا میں
 صرف ۴۳ سال گزار کر اپنے خاندانی مقبرہ میں بجا سب
 غروب سپردِ لحد کئے گئے۔ مشتاق نگاہوں کے
 لئے ان کی جہدائی ایک گھڑی بھی ناقابل برداشت
 تھی۔ وہ ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔

ایا قبر ھذا الضیف المال امة

فکبر و ھلل والو ضیفک جاشیا

اے اللہ اس مجاہد جلیل کی قبر کو اپنے انوارِ رحمت سے
 متور کر دے۔ اے اللہ جس نے عمر بھر لوگوں کو انیسویں
 فدائی سے مالامال کر دیا۔ اسکو آج اپنے فضل و کرم کے
 ذخیروں سے مالامال کر دے۔ اے اللہ جس نے اپنی تقریر
 کے

ایصالِ ثواب

مورخہ ۱۴ ربیع الآخر ۱۳۶۲ھ مطابق ۵ مارچ ۱۹۴۵ء بروز جمعرات دس بجے صبح حضرت مولانا ظہور احمد صاحب
گجوی رحمۃ اللہ علیہ کا ختم سوم کیا گیا۔ متعدد بار اہل اسلام کی کثیر جمعیت نے قرآن مجید کا ختم کیا۔ ایصالِ ثواب کیلئے
ختم قرآن مجید کیا تمہ دارالعلوم کے یتیم بچوں میں ۵۰ روپے کے پارچات تقسیم کئے گئے اور ۵ روپے نقد
دارالعلوم کے یتیم طلباء کے لئے دیئے گئے۔ بیوگان اور غریبوں کو مولانا مرحوم کے حلیہ پارچات تقسیم کر دیئے گئے
بزرگ خاندان گجویہ مولانا مولوی محمد یحییٰ صاحب گجوی مدظلہ العالی نے بدست خود صاحبزادہ مولوی افتخار احمد
صاحب گجوی کی دستار بندی کی۔ اور جانشینی کے تقرر کا اعلان مولانا محمد یحییٰ صاحب کی جانب سے
صاحبزادہ عبدالغفور صاحب گجوی نے پڑھ کر سنایا۔ جس کی تائید میں چند کلمات جناب حکیم عبدالحمید صاحب
سیفی نے پڑھ کر سنائے۔ اعلان و تائید بحسب ذیل میں درج ہیں :

اعلان منجانب حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب گجوی

کا حشمہ جاری فرمایا۔ اور پیاسی سرزمین ہندوستان کو
سیراب فرمایا۔ ان کے بعد حضرت مولانا احمد دین صاحب
گجوی حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب گجوی نے تبلیغی
اور تدریسی سلسلہ کو چار چاند لگائے۔ اس مقصد کو
حضرت مولانا محمد ذاکر رحمۃ اللہ علیہ نے مد نظر رکھا
اور لاکھوں نیدگانِ خدا کو حلقہ ارادت میں داخل فرما
کر اس مقصد کو بام عروج پہنچایا۔ اسی طرح غزنی
مولوی محمد نصیر الدین صاحب گجوی بھی اسی مشن
پر عمل پیرا ہے۔ اور غزنی مولوی ظہور احمد گجوی
رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغ کے لئے رسالہ شمس الاسلام
جاری کیا۔ ہندوستان کے طول و عرض میں تقاریر کے

حضرات! خاندانی واقعات اور یہم حادثات
پھر بیماری کے تسلسل نے عاجز کو سخت کمزور اور
نخیف کر دیا ہے۔ رنج و غم اور حزن و ملال سے اس
قدر دل بھر گیا ہے۔ کہ بذاتِ خود بیان کرنے سے
قاصر ہوں۔ اسلئے اس موقع پر عاجز کی جانب سے
یہ چند الفاظ پر غور دار عبدالغفور پیش کرتا ہے
حضرات آپ کو علم ہے کہ عاجز کے خاندان کی عزت
و عظمت خدمتِ یلم دین کے ساتھ ہے۔ خاندان گجویہ
کے آباء و اجداد سے یہی مقصد پیش نظر رہا۔ اور
انشاء اللہ تعالیٰ رہے گا۔ استاذِ اہل حضرت مولانا
مولوی غلام محی الدین صاحب گجوی نے علم عرفان

حزب الانصار کے معززین اراکین اور خاندانِ گویہ کے سب افراد مدہمی خواہوں کے قلوب کو اسی جانب پھیر دیا اور بوقت نماز جنازہ عاجز کی اس تجویز کو عامۃ الناس کے سامنے پیش کر دیا گیا۔

الحمد للہ علی احبہ کہ مسلمانوں کی اس وقت موجود جماعت نے اس تجویز کو بظریعہ استحسان دیکھا۔ آخر میں آپ حضرات سو گزاریش ہے کہ آپ دعا فرمادیں کہ اللہ کریم عزیزی افتخار احمد صاحب گویہ کو استقامت عطا فرمائے۔ اور وہ اپنی خاندانی روایات کو برقرار رکھتا ہوا۔ ان کے نقش قدم پر اسے چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عبد محمد حکیم گویہ عفی

مورخہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

خدیجہ بھی اہیاء دین کے لئے کوشاں رہے۔ اس ضمنی اور سیری کے عالم میں جب مجھے عزیزی مولوی ظہور احمد گویہ کے ساتھ ارتباط کی ضرورت پیش آئی تو اپنی اور کافی وقت کے بعد جب ہوش و حواس بحال ہوئے۔ تو مستقبل کا خیال پیدا ہوا۔ اس پر میں نے اس امر کا فیصلہ کیا کہ اس تبلیغی اور تدریسی سلسلہ کا منتظم اور مولانا ظہور احمد صاحب کا جانشین مقرر کر دوں۔ اس لئے میں نے عزیزی حاجی افتخار احمد صاحب گویہ سلمہ اللہ تعالیٰ کو جسکی تربیت اس مقصد کیلئے کی گئی ہے۔ اس کو اس کام کے لئے انتخاب کیا۔ اور عزیزی مولوی ظہور احمد صاحب مرحوم کا جانشین نامزد کیا۔ باقی اس کے حلقہ بھائی اس کے اس کام میں اس کے معاون اور مددگار ہوں گے۔ قدرت نے عاجز کے اس ارادہ اور فیصلہ کی تائید فرمائی

تائبہ حکیم عبد المجید احمد صاحب عفی

کچھہ وصال علی رسولہ الکریم۔ حضرات! آپ کے سامنے مولانا ظہور احمد صاحب مرحوم کسی قازف کے محتاج نہیں۔ اور نہ ہی ان حالات زندگی بیان کر سکی ضرورت ہے۔ کیونکہ مرحوم کی زندگی گویہ کے پوشتہ نہیں۔ ان کی دینی خدمات کے حلقہ شعبہ جات آپ حضرات کے سامنے ہیں۔ اب تو دعا یہ ہے کہ اللہ کریم ان کی یہ دینی خدمات قبول فرمائے۔ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے جنت عظمیٰ کے حضرات! اب سوال یہ ہے کہ جو ادارے دینی خدمت کی خاطر مولانا مرحوم نے جاری فرمائے ہیں۔ ان کے مستقبل اور آئندہ قیام کی کیا تجویز ہے۔ حضرت مولانا غلام محی الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے لیکر حضرت مولانا عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ تک تو خاندان کے حلقہ ارکان کا مقصد اور وظیفہ زندگی تعلیم و تہذیب اور خدمت دین میں رہا ہے اور اس کے سوا کوئی دیگر کام نہیں کیا۔ مگر ان کے بعد خاندان کے بعض افراد کو مجبوراً دیگر کاموں میں مصروف ہونا پڑا۔ ان حالات میں مولانا ظہور احمد صاحب نے اپنے متمسک خدمت دین کے لئے وقف کر دیا۔ اب بھی ضرورت اس امر کی ہے کہ خاندان گویہ سے ایک رکن اس کام کے لئے وقف ہو جائے اور اسکو مولانا مرحوم کا جانشین قرار دیکر ان حلقہ اداروں کی خدمت اس کے سپرد کر دی جائے۔

حضرات! عاجز کو اپنے محترم رفیق اور عزیز دوست مولانا مرحوم سے ساتھ ارتباط سے جو صدمہ ہوا جو ربیع و طلال قلب غریب پر وار رہا، اسکی کیفیت بیان نہیں کی جاسکتی۔ مگر ان کے جاری کردہ اداروں کے آئندہ قیام اور نظم و نسق کے متعلق خاندان گویہ نے جو فیصلہ کیا ہے۔ وہ حدودِ وجہ موجب اطمینان ہے کہ خاندان گویہ نے آئندہ کیلئے ایک اصول فیصلہ کیا ہے۔ کہ جامع مسجد و دارالعلوم کے نظم و نسق اور دیگر دینی خدمت کے اداروں کے چلانے کیلئے خاندان گویہ سے اس رکن کا انتخاب کیا جائے جو اس کام کیلئے زیادہ موزوں ہو۔ تو اس سلسلہ میں موجودہ صورت حالات کے پیش نظر مولانا محمد عی صاحب نے اپنے بڑے زادہ افتخار احمد صاحب کو اس مقصد کیلئے نامزد فرمایا ہے۔ اور مولانا ظہور احمد صاحب مرحوم کا جانشین مقرر کیا ہے جسکیلئے حلقہ ارکان خاندان نے اتفاق کیا ہے۔ یہ معلوم کر کے مزید طمانینت کا باعث ہوا ہے۔ کہ موزوں ارکان حلقہ

اور مولانا مرحوم کا جانشین جانشین بن جائے۔ اپنے بار بار دعا دے اور دعا فرمائیں کہ اللہ کریم عزیزی افتخار احمد صاحب مرحوم کا جانشین مقرر فرمائے۔ عاجز کے لئے اس خدمت کی تبلیغ کیلئے عطا فرمائے۔